

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی

اور مسلمان
یورپی کلچر سے مرعوب مسلمان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا جُؤُوسٌ كَوْنِيَّ اسْلَام کے علاوہ کوئی دوسرا دین تلاش کرے گا اور یہ سمجھے گا کہ ایسا کر کے وہ کامیابی حاصل کر سکتا ہے قُلْ لَا يَقْبَلُ مِنْهُ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ کیوں کہ اللہ کے نزدیک سچا دین صرف اسلام ہے۔ لہذا وہی مقبول ہوگا یہود و نصاریٰ نے یہودیت اور عیسائیت کی تبلیغ کے لیے بین الاقوامی طور پر بڑی بڑی لشکریوں کی ہیں۔ ماضی قریب تک سلطنت برطانیہ بڑی وسیع سلطنت اور عظیم طاقت تھی۔ اس نے ساری دنیا کی ناکہ بندی کی ہوئی تھی۔ دو سو سال تک اس طاقت نے دنیا میں اودھم مچائے رکھا تھا خصوصاً اہل اسلام کی تذلیل کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ خلافت کو اسی نے ختم کیا، برصغیر کی آزادی کے بعد افریقی ممالک یکے بعد دیگرے آزاد ہونا شروع ہوئے تو وہاں کے لوگ دھڑا دھر مسلمان ہونے لگے کہتے ہیں کہ ایک ایک مجلس میں سینکڑوں لوگ اسلام لاتے تھے۔ یہ چیز انگریزوں کو ہرگز گوارا نہ تھی۔ انہوں نے وہاں پر طرح طرح کے فتنے کھڑے کیے۔ احمد و بیلو مسلمان مبلغ تھے اُن کے علاوہ ناخبر یا کے صدر اور وزیر ارب کو فرما ڈالا۔ جب لوگوں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا تو انہوں نے تحریف فی القرآن کا ارتکاب کیا تحریف شدہ قرآن پاک کے نسخے بڑے خوب صورت انداز میں طبع کرا کے مفت تقسیم کیے۔ مثال کے طور پر آیت زیر مطالعہ میں سے لفظ غیر کو حذف کر دیا اور باقی صرف وَمَنْ يَبْتَغِ الْإِسْلَامَ دینا رہ گیا جس کا معنی بالکل الٹ ہو گیا جب یہ بات کرنل ناصر محمود کے نوٹس میں آئی تو اس نے اس کا سختی سے نوٹس لیا۔ اُس نے اشاعت قرآن کے لیے ایک خصوصی کمیٹی بنائی جس نے پوری صحت کے ساتھ بہت بڑی تعداد میں قرآن پاک طبع کرا کے تقسیم کیے۔ اور ساتھ کہ دیا کہ اس نسخے کے علاوہ کسی دوسرے نسخے کا اعتبار نہ کرو یہ

نسخہ ہمارے پاس بھی موجود ہے انہوں نے اشاعت اسلام کے لیے صوت الاسلام کے نام سے ایک مستقل ریڈیو سٹیشن بھی قائم کیا تاکہ قرآن پاک کی نشر و اشاعت ہوتی رہے۔ یہ ناصر کا بہت بڑا کارنامہ ہے اگرچہ اس نے اپنے زمانے میں غلطیاں بھی کیں۔ بہر حال یہود و نصاریٰ کی سازش کا کامیاب جواب دیا گیا اسی لیے اللہ نے فرمایا ”لَا تَخْذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ“ یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ یہ سازشی لوگ ہیں، ہر وقت اسلام کو نقصان پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں۔ لہذا اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کی تلاش نہ کرو۔ جو ایسا کرے گا۔ اُس کا دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ وَهُوَ فِي الْأَخْسَرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ ایسا شخص آخرت میں نقصان میں پڑے گا۔ اسلام کے علاوہ کوئی دین بھی کامیابی کی طرف نہیں لے جائے گا۔ بلکہ اس کے متبعین سراسر خسارے کا سودا کریں گے۔

یہود و نصاریٰ کی اسلام دشمنی تو قابل فہم ہے وہ تو دوسرا دین ہی تلاش کریں گے۔ مگر بد قسمتی یہ ہے کہ آج کا مسلمان بھی اپنے دین پر اعتقاد نہیں کرتا۔ آج کے مسلمان بھی یہی سمجھتے ہیں کہ جب تک غیر اقوام کی شاگردی اختیار نہیں کریں گے، ترقی نصیب نہیں ہوگی۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ جب مسلمان اپنے دین پر یقین کرتے تھے، عروج کی بلندیوں پر تھے۔ کوئی قوم اُن کا مقابلہ نہ کر سکتی تھی۔ مگر اب خود مسلمان انگریزوں سے مرعوب ہیں۔ ان کی تہذیب اختیار کر رہے ہیں۔ انہی کے لہو و لعب میں مشغول ہیں اور اسی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پیروان اسلام کے سوا کسی کو فلاح نصیب نہیں ہو سکتی۔ آخرت میں تو سخت نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے۔

تہذیب و تمدن کے علاوہ آج کا مسلمان اسلامی قوانین سے بھی مطمئن نظر نہیں آتا۔ اسی لیے وہ غیر اسلامی قوانین کی طرف دیکھ رہا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اسلام ایک فرسودہ دین بن چکا ہے۔ لہذا وہ اقتصادی نظام کے لیے روس، جرمنی، امریکہ اور فرانس کی طرف دیکھ رہا ہے حالانکہ اُن کے پاس تعزیرات کا کوئی قانون موجود نہیں۔ اُن کے تمام قوانین بناوٹی ہیں۔ برخلاف اس کے کہ اسلام کے پاس اپنے قوانین موجود ہیں۔ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کا دستور العمل مشعل رہا ہے مگر اب قوانین اُس مجلس شوریٰ سے بنوائے جا رہے ہیں۔ جس میں ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں۔ کیا اسلام کا قانون یہ لوگ بنائیں گے؟ ممبران شوریٰ کے لیے تو خصوصی اہلیت مقرر ہوتی چاہیئے تھی۔ جس سے پتہ چلا کہ واقعی یہ لوگ اسلامی قانون سازی کے قابل ہیں۔ حضرت عمرؓ

کی شوری کے مجروحہ لوگ ہوتے تھے۔ جو قرآن پاک کو زیادہ جاننے والے ہوتے۔ آج بھی اسلامی شوریے میں جانے کے اہل وہ لوگ ہیں جو قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ کے عالم ہوں جب تک اہل لوگ اکٹھے نہیں ہوں گے اسلامی قانون کی تدوین نہیں ہو سکتی۔ جب فاسق فاجر، ہندو، مڑرائی رافضی وغیرہ ممبران شوریٰ ہوں گے۔ تو اسلامی قانون کیسے بن سکتا ہے؟ وہ تو اپنی اغراض پوری کریں گے۔ یہ سب غَیْرُ الْاِسْلَامِ دِیْنًا والی بات ہے۔ اگر فلاح کی ضرورت ہے تو اسلامی قوانین کو من و عن جاری کرنا ہوگا۔ اگر کلچر غیر اقوام کا اپنانا ہے، اقتصادیات اور سیاست ان سے لینی ہے۔ اخلاق ان سے اخذ کرنا ہے۔ تو پھر مسلمانوں کا اللہ ہی مافظ ہے۔ آؤ آج بھی راہ راست پر آ جاؤ۔ اور دین اسلام کو سینے سے لگا لو، تو کامیابی و کامرانی نصیب ہو جائے گی۔

کیا غیر مسلم عدالتیں مسلمان میاں بیوی

کا نکاح فسخ کر سکتی ہیں؟

امریکہ، یورپ اور دیگر غیر مسلم ممالک میں مقیم مسلمانوں کو درپیش ایک اہم مسئلہ پر میر پور آزاد کشمیر کے ضلعی مفتی

قاضی محمد سولیس خان ایوبی

ایک اہم تحقیقی فتویٰ

”الشریعتہ“ کے آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ فتویٰ برطانیہ کی ایک عدالت کے فیصلہ کے سلسلہ میں استفسار پر صادر کیا گیا ہے اور اس میں غیر مسلم ممالک میں مقیم مسلمانوں کی اس اہم مشکل کا شرعی حل بھی تجویز کیا گیا ہے۔
(ادارہ)